ذکر کی اہمیت اور فضائل

انعام الحق جھیال

بسم الله الرحمن الرحیم۔

آباد ہے وہی دل جس میں تیری یاد ہے
جو ذکر سے ہے خالی' ویران ہے برباد ہے

انسانی جسم میں تمام اعضاء کا بادشاہ دل ہے۔ تمام اعضاء اسی کے ماتحت ہیں۔ دل چاہے تو زبان بولتی ہے۔ ورنہ یہ کسی کام کی نہیں۔ اگر دل چاہے تو ہاتھ پاؤں ہلتے ہیں ورنہ نہیں۔ دل ہی کے چاہنے سے دماغ کام کرتا ہے' آنکھیں دیکھتی ہیں' ورنہ بصورت دیگر ان اعضاء کا کوئی فائدہ نہیں۔ لہٰذا نتیجہ کلام یہ نکلا کہ تمام اعضاء کے عمل کرنے کا دارومدار دل ہی پر ہے۔ اور تو اور اللہ رب العزت ''جو کہ سب سے بہترین طبیب ہے'' نے علاج بھی دل ہی کا کیا ہے اور دلوں کو سکون اور اطمینان کا نسخہ بھی ذکر الٰہی ہی کو قرار دیا۔ ذکر کے لفظی معنی یاد کرنا ہے۔ اور اصطلاحی و شرعی تعریف اللہ کو یاد کرنا ہے اور ایک مومن آدمی اللہ تعالیٰ کی یاد سے کبھی بھی غافل نہیں ہوتا۔ خواہ کسی بھی کام میں محو کیوں نہ ہو۔

یہ بات دلائل سے واضح ہے کہ ذکر الٰہی تمام عبادتوں کا خلاصہ ہے۔ مثلاً نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' تلاوت قرآن نیز ہر قسم کی تکبیرات' تحمیدات اور قرآن وسنت سے ثابت دعائیں اور وضائف تمام ذکر الٰہی ہی میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں واضح حروف میں کہہ رہے ہیں کہ:

یا ایها الذین امنوا اذکروا الله ذکرا کثیرا وسبحوه بکرة واصیلاo (احزاب۔۴۲۔۴۱)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو (تمہارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ) تم خدا کو بہت بہت یاد کرو اور صبح شام اس کی تسبیح بیان کرو۔ یعنی ہر وقت اللہ ہی کی تحمید و تسبیح اور تکبیر و تحلیل بیان کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ذکر سے غافل لوگوں کو بے عقل اور بصیرت سے محروم قرار دیا اور اس کا مظہر قرآن پاک کی ان آیاتِ مبارکہ میں اسطرح کیا کہ:

ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار لآیات لاولی الالباب o الذین یذکرون الله قیاما وقعودا وعلی جنوبهم ویتفکرون فی خلق السموات والارض' ربنا ما خلقت هذا باطلا' سبحنک فقنا عذاب النارo (آل عمران۔۱۹۱۔۱۹۰)

ترجمہ: ''آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے آنے جانے میں یقیناً عقلمندوں کیلئے نشانیاں ہیں۔ وہ لوگ جو ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا بیٹھے اور کھڑے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے ہیں' اور یہ (کہتے ہیں) اے ہمارے رب تو نے یہ سب بے فائدہ پیدا نہیں کیا۔ تو پاک ہے' پس ہمیں آگ سے بچالے۔''

ان آیاتِ مبارکہ میں سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت وطاقت کی نشانیاں بیان فرمائیں اور فرمایا کہ یہ نشانیاں ضرور ہیں لیکن صرف عقل و دانش والوں کیلئے' اور عقلمند اور دانشور وہ ہے جو ان عجائبات و تخلیقات اور قدرت الٰہیہ کو دیکھ کر جس شخص کو بھی عرفان الٰہی حاصل ہو جائے وہ اہلِ دانش میں شامل ہے اور واقعی عقلمند اور ہدایت پر ہے۔ اور جو اس کے برعکس ہیں وہ ظاہر ہے بے عقل۔ یعنی ان کو عقل تو ہے لیکن وہ اللہ کی نشانیاں دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی

عرفان حاصل نہیں کرتے۔ ان کی بصیرت کی آنکھ اندھی ہو چکی ہوتی ہے۔ مگر افسوس اس بات پر ہے کہ عالم اسلام میں دانشور اس کو سمجھا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں تشکیک کا شکار ہو

"انا للہ وانا الیہ راجعون"

دوسری آیت میں اہل دانش کے ذوقِ ذکر الٰہی اور ان کا آسمان و زمین کی تخلیق میں غور وفکر کرنے کا بیان ہے" جیسا کہ حدیث میں بھی آتا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی نہیں تو پہلو کے بل لیٹے لیٹے ہی نماز پڑھ لو' (بخاری۔ کتاب الصلوۃ) ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں غور وفکر کرتے ہیں وہ یقیناً پکار اٹھتے ہیں کہ اے ہمارے رب واقعی تو نے یہ سب فضول ہی پیدا نہیں کیا بلکہ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہے' اور آیت کے آخری ٹکڑے میں بھی ذکر کی بدولت (اللہ کی پاکی بیان کرنے کے ساتھ) یہ دعا ہے کہ اے اللہ ہم سب کو عذاب النار (آگ کے عذاب) سے بچالے۔ یقیناً اگر ہم اللہ تعالیٰ کو یاد کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہم کو ضرور بضرور معاف کرے گا۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کا قیامت کے روز بہت بھیانک انجام کریں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی فرما دیا ہے کہ:

ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیمۃ اعمیٰo قال رب لم حشرتنی اعمیٰ وقد کنت بصیراo قال کذلک اتتک ایتنا فنسیتھا وکذلک الیوم تنسیٰ

(طٰہ۔ ۱۲۶' ۱۲۷' ۱۲۸)

ترجمہ: "جس نے میرے ذکر (قرآن) سے منہ پھیرا تو اس کی زندگی تنگ (گزرے گی) اور قیامت کے دن ہم اس کو اندھا اٹھائیں گے۔ وہ (اندھا) کہے گا اے میرے رب تو نے مجھ کو اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں (دنیا میں) بینا (دیکھنے والا) تھا۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ اسی طرح تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں پس تو نے ان کو بھلا دیا' اسی طرح آج تجھ کو بھولا جائے گا۔"

آج کل دنیا کی اکثر جگہوں پر غربت ہے ہر کوئی پریشان ہے اور اگر کوئی غربت کی وجہ سے پریشان نہیں تو وہ اپنے کاروبار' ذریعہ معاش کی وجہ سے پریشان ہے۔ اور اگر وہ ذریعہ معاش کی وجہ سے تنگ نہیں تو چاہے وہ کروڑ پتی ہے لیکن اس کو سکون پھر بھی نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اوپر والی آیات میں بتا دی کہ وہ میرے ذکر سے منہ پھیرتا ہے۔ اور ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کے ذکر سے منہ پھیرتا ہے اس کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے سخت وعید نازل کر دی ہے کہ اس کو قیامت کے دن اندھا بنا کر اٹھایا جائے گا اور جب وہ اللہ تعالیٰ سے اس کے بارے میں سوال کرے گا اور کہے گا کہ دنیا میں تو مجھے نظر آتا تھا۔ اور تو اللہ تعالیٰ کہیں گے تو نے ہماری آیات کو بھلا دیا اسی طرح ہم تم کو بھلا دیں گے۔ یعنی تو نے ہماری آیات پر یقین نہ کیا اور عمل نہ کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے سارے گناہ مجھ کو دکھائے گئے ان میں سب سے بڑا گناہ یہ دیکھا کہ قرآن کی آیت کسی شخص کو یاد ہوئی پھر اس نے بھلا دی۔ یعنی اس کے بھلانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو بھول جائیں گے اور ظاہر ہے اس طرح ایسے آدمی کو جو بھلا دیتا ہے اس کو سکون کہاں میسر ہوگا؟ حالانکہ اس کے سکون کا ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ:

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (الرعد۔ ۲۸)

ترجمہ: کہ خبردار اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔

تو ثابت ہوا کہ کوئی امیر ہو' غریب ہو' بے روزگار ہو یا پریشان ہو یہ نصیحت ہر ایک کے لئے ہے کہ دلوں کے سکون کا باعث ذکر الٰہی ہی ہے اور یہ ذکر قرآنِ پاک ہے جس کے پڑھنے سے ان لوگوں کے دلوں میں یقین کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ شبہات اور شیطانی وسوسے دور ہو جاتے ہیں اور دلوں کو سکون ملتا ہے۔ یوں ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی عظمت ومہابت دلوں میں خوف پیدا کرتی ہے تو دوسری طرف لامحدود رحمت ومغفرت کے خزانے دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الذین امنوا وعملوا الصلحت طوبیٰ لھم وحسن ماب (الرعد۔ ۲۹)

ترجمہ: وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے خوشخبری ہے ان کے لئے اور اچھا ٹھکانا ہے۔ یعنی نیک اعمال کرنے والے کیلئے خوشحالی اور اچھا مقام ہے اور اس خوشخبری کو سن کر تو ایک گناہ گار آدمی کا دل ہر طرف سے ٹوٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور یوں اللہ تعالیٰ کا ذکر ان کے دلوں سے ہر طرح کی دنیاوی وحشت و گھبراہٹ کو دور کر دیتا ہے اور ان کو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔ اسی لئے تو کسی شاعر نے کہا ہے کہ

نہ دنیا سے' نہ دولت سے' نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ملتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

فضائل ذکر

دوسری طرف رسول اللہ ﷺ نے ذکر کرنے والے آدمی کو ذکر کی فضیلتیں اور اسکی وجہ سے ملنے والی خوشخبریاں سنائیں۔ حدیث نبوی ﷺ ہے کہ:

احب الاعمال الی الله ادومها وان قل (بخاری' مسلم)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے محبوب عمل وہ ہے جو دائمی ہو خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔ یعنی اس کا مفہوم یہ ہوا کہ:

ولسانک رطب من ذکر الله (ترمذی' مسند احمد)

ترجمہ: کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔

خواہ وہ ذکر تھوڑا ہی ہو لیکن اس پر دوام کرنا اس طرح کہ انسان کی زبان ہر وقت ہر گھڑی اللہ کے ذکر سے تر رہے تو یہ ہر وقت کا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت مقام رکھتا ہے۔

مسجدیں جنت کے باغ اور ذکر پھل ہیں

ارشاد نبوی ہے کہ:

واذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا (ترمذی)

ترجمہ: یعنی جب بھی تم جنت کے باغات سے گزرو تو پھل چنا کرو۔

جب صحابہ نے پوچھا کہ وضاحت فرمائیں حضور ﷺ نے پھل چننے سے مراد ذکر الٰہی کہا۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے مسجدوں کو جنت کے باغات سے تشبیہ دی اور ان باغات کے جو پھل بیان کئے وہ ذکر الٰہی ہیں۔

قرب خداوندی کی نقد دولت کون حاصل کرتا ہے

ذکر ہی سے اللہ تعالیٰ کی قرابت حاصل ہوتی ہے۔ اور اس قرابت کے بارے میں ایک حدیث قدسی ہے کہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: **یقول انا مع عبدی اذا ذکرنی وتحرکت بی شفتاه.**

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میرا بندہ ذکر کرتا ہے اور میری یاد میں اس کے ہونٹ حرکت کرتے ہیں تو اس وقت میں اپنے بندے کے قریب ہوتا ہوں۔

یہ حدیث قدسی ہے' ویسے تو ہر چیز کو خدا کی معیت حاصل ہے۔ مگر یہاں جو معیت مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور دعاؤں کی قبولیت ہے۔

مفردون کے درجے بلند ہو گئے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سفر (جگہ) میں مکہ میں تشریف لے گئے۔ راستے میں جمدان پہاڑ سے گزر ہوا تو اس مقام پر آپ نے فرمایا کہ: مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ نے عرض کیا مفردون کون ہیں؟ تو حضور نے فرمایا کہ:

قال الذاکرون الله کثیرا والذاکرات (مسلم)

یعنی اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں۔

جہاد اور سونے چاندی سے بہتر عمل

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ آؤ میں تم کو ایک وہ عمل بتاؤں جو راہِ خدا میں سونا' چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے بلکہ جہاد سے بھی زیادہ اس میں خیر ہے بلکہ میدانِ جہاد میں تم اللہ کے دشمنوں کو قتل کرو اور وہ تمہیں شہید کر دیں' اس سے بھی بہتر عمل ہے۔ تو صحابہ نے کہا کہ پھر ایسا قیمتی عمل تو ضرور بتائیں تو آپ ﷺ نے کہا کہ ذکر اللہ (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

نجاتِ اخروی کا مختصر سامان

ایک دفعہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ثواب کے کام بہت ہیں۔ مگر مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ سارے بجا لاؤں۔ مجھے مختصر کوئی چیز بتایئے کہ میں اس پر مضبوطی سے کاربند ہو جاؤں۔ تو رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ (ترمذی)

ترجمہ: تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے۔

یعنی اگر انسان کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے گی تو انسان ہر بھلائی کو پہنچ سکتا ہے۔

چند اذکار

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے متعلق دعائیں تو بہت زیادہ ہیں مگر ان میں چند یہ ہیں۔

۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں اور زبان میں بہت ہی ہلکے ہیں' لیکن میزان میں (وزن میں) بہت بھاری ہیں۔ یعنی قیامت کے روز وزن کرنے میں بہت بھاری ہوں گے۔ وہ دو کلمے یہ ہیں:

سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِہٖ' سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِیۡمِ (بخاری' مسلم)

۲۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے میرے لئے فرمایا کہ تحقیق میں نے تیرے بعد چار ایسے کلمے کہے ہیں اگر ان کا وزن بھی کیا جائے تو تمہارے آج کے ذکر سے بھاری ہوں گے' وہ کلمات یہ ہیں:

سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِہٖ عَدَدَ خَلۡقِهٖ وَرِضَاءَ نَفۡسِهٖ وَزِنَةَ عَرۡشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ (مسلم)

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے یہ کلمات سو مرتبہ کہے تو اس کے تمام گناہ مٹا دیئے جائیں گے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔ وہ کلمات یہ ہیں:

سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِہٖ (بخاری' مسلم)

۴۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس (یہ ابوموسیٰ اشعری کی کنیت ہے) کیا میں تمہاری رہنمائی نہ کروں جنت کے خزانوں میں سے کسی خزانے کی طرف؟ پھر آپ ﷺ نے یہ دعا بتائی:

لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (بخاری' مسلم)

نسائی میں یہ الفاظ زیادہ ہیں

لَا مَلۡجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیۡهِ

۵۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کلمات دس مرتبہ کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے چار گردنیں آزاد کی ہوں۔ اسماعیل کی اولاد سے وہ کلمات یہ ہیں'

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡکَ لَهٗ (بخاری' مسلم)

۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ کلمات کہا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ انی اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ زَوَالِ نِعۡمَتِکَ' وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ' وَفُجَاءَةِ نِقۡمَتِكَ وَجَمِیۡعِ سَخَطِکَ (مسلم)

۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار (بخاری' مسلم)

ذکرِ الٰہی آثار بزرگان دین کی روشنی میں

۱۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل جنت کو سب سے زیادہ حسرت و ندامت اس لمحہ پر ہوگی جو لمحہ ذکر الٰہی سے خالی گزرا ہو گا۔ (احیاء العلوم الغزالی)

۲۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین چیزیں بہترین ذخیرہ ہیں۔ (۱) ذکر کرنے والی زبان (۲) شکر کرنے والا دل (۳) مومن بیوی۔ آگے فرمایا جو دل ذکر الٰہی سے خالی ہوگا بلاشبہ اس پر شیطان مسلط ہو گیا۔

۳۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ انسان ایک گھڑی دل کو حاضر کرے۔ خوفِ خداوندی کو سامنے رکھ کر غور وفکر اور ذکر کرے۔ تو یہ اس کیلئے رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

۴۔ بعض آئمہ دین کے اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے نیک بندے کو جھانک کر دیکھتا ہوں جب مجھے اس پر ذکر الٰہی کا غلبہ حقیقی نظر آتا ہے تو میں خود اس کے دنیاوی اور اخروی کاموں کا کفیل بن جاتا ہوں اور اس سے ہم نشینی اور ہم کلامی اختیار کر لیتا ہوں۔ (احیاء العلوم الغزالی)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم صرف اسی کا ذکر کریں اور خصوصا مصیبت کے وقت صرف اسی (اللہ کو) یاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔